حضرت عثمانؓ اور امام ابو حنیفہؒ

کوفہ میں ایک شخص نعوذ باللہ حضرت عثمانؓ کو یہودی کہا کرتا تھا۔ امام ابو حنیفہؒ نے اس کے پاس ایک دفعہ جاکر کہا کہ میں تمہاری لڑکی کے لیے شادی کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ لڑکا نہایت شریف' مالدار' حافظ قرآن' سخی اور عبادت گزار ہے' خدا کا خوف رکھتا ہے' نماز روزہ کا سخت پابند ہے۔ اس نے کہا کہ میں تو اس سے کم حیثیت والے شوہر پر بھی راضی تھا' یہ رشتہ بہت خوب ہے۔ امام صاحبؒ نے کہا مگر ایک بات یہ ہے کہ وہ لڑکا یہودی ہے۔ یہ سنتے ہی اس نے سختی سے اور غصے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ آپ یہودی سے میری لڑکی کی شادی کرنا چاہتے ہیں؟ امام صاحبؒ نے جواب دیا کہ تمہارے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی یہودی سے کی تھی؟ یہ سنتے ہی اس نے کہا' استغفر اللہ۔ میں توبہ کرتا ہوں اور اب ایسی بات کبھی نہیں کہوں گا۔

(تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۶۴)

پرندہ اور دیگ

حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ نے ایک مرتبہ امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ دیگ میں گوشت پکایا جا رہا تھا۔ اسی حال میں اس میں ایک پرندہ گر کر مر گیا۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ امام صاحبؒ نے شاگردوں سے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے حضرت عبد اللوہ بن عباسؓ کا اثر نقل کیا جس کی رو سے شوربہ گرا دیا جائے گا اور گوشت دھو کر کھایا جائے گا۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں البتہ اس میں ایک بات یہ ہے کہ اگر پرندہ دیگ میں جوش مارتے وقت گرا ہے تو گوشت اور شوربہ دونوں پھینک دیا جائے گا اور اگر دیگ ٹھنڈا ہونے کے بعد گرا ہے تو شوربہ پھینک دیا جائے گا اور گوشت صاف کر کے کھایا جائے گا۔ حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ نے اس کی وجہ معلوم کی تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ دیگ کے جوش کے وقت پرندہ گر کر مصالحہ وغیرہ کی طرح گوشت میں مل جائے گا اور اس کے اثرات اندر سرایت کر جائیں گے اور سکون کی حالت میں گوشت ملوث ہوگا' اندر متاثر نہ ہوگا۔ یہ توجیہ سن کر ابن مبارکؒ نے کہا' ھذا زرین یہ زرین قول ہے۔

(اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۲۵' ص ۲۷)

مرسلہ ڈاکٹر شاہ نواز اعوان۔ لاوہ تلہ گنگ